۱۳۔ مہاراشٹر کی سماجی زندگی

چھترپتی شیواجی مہاراج کا قائم کردہ ہندوی سوراج رعایا کی حکومت تھی۔ رعایا کی فلاح و بہبود، ظلم و زیادتی اور ناانصافی کی روک تھام اور مہاراشٹر دھرم کا تحفظ سوراج کے قیام کا اعلیٰ ترین مقصد تھا۔ شیواجی مہاراج کی موت کے بعد بھی پورے بھارت میں مراٹھا حکومت کی توسیع ہوئی۔ مراٹھوں کی حکومت تقریباً ۱۵۰/سال تک قائم رہی۔

ہم نے گزشتہ اسباق میں مراٹھا حکومت کے کام کاج کا مطالعہ کیا۔ اس سبق میں ہم اس عہد کی سماجی حالت اور عوامی زندگی سے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

سماجی حالت : دیہی سطح پر زراعت اور زراعت پر مبنی پیشے پیداوار کے اہم ذرائع تھے۔ گاؤں کی حفاظت کی ذمہ داری پاٹل کی اور محصول وصول کرنے کی ذمہ داری کلکرنی کی ہوا کرتی تھی۔ پاٹل کو اس کی خدمت کے عوض زمین انعام میں دی جاتی تھی اور محصول میں سے کچھ حصہ بھی دیا جاتا تھا۔ بلوتے داروں کو گاؤں والوں کی خدمات کا مبادلہ اشیا اور اجناس کی شکل میں دیا جاتا تھا۔ دیہاتوں میں پیشے دو حصوں میں بٹے ہوئے تھے؛ سیاہ اور سفید۔ سیاہ پیشے والے کسان اور سفید کام کرنے والے سفید پیشی کہلاتے تھے۔ گاؤں کے تمام معاملات آپسی سمجھ بوجھ سے انجام دینے اور مشترکہ خاندان کے نظام پر کافی زور دیا جاتا تھا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

گاؤں میں لوہار، بڑھئی، کمھار، سنار وغیرہ بارہ بلوتے دار ہوا کرتے تھے۔ یہ بلوتے دار مبادلہ کاری کا کام کیا کرتے تھے۔

رسم و رواج : اس عہد میں بچپن کی شادی (بال وِواہ) کی رسم رائج تھی۔ ایک سے زیادہ بیویوں (کثیر الازدواجی) کا رواج تھا۔ بیواؤں کی دوبارہ شادی کی مثالیں بھی ملتی ہیں۔ مرنے کے بعد انسان کے جسم کو جلانے، تدفین اور ڈبونے کا طریقہ تھا۔ چھوٹی موٹی باتوں یا لڑائیوں کے آغاز کے لیے مہورت نکالا جاتا تھا۔ تھا۔ خوابوں اور شگونوں پر لوگوں کا یقین تھا۔ کسی دیوتا یا سیّارے کا عذاب نازل نہ ہو اس لیے اس کی عبادت کی جاتی اور خیر خیرات کی جاتی تھی۔ علم نجوم پر لوگوں کا بھروسا تھا۔ سائنسی طرزِ فکر کی کمی تھی اور علاج سے زیادہ تعویذ گنڈوں کو اہمیت حاصل تھی۔

رہن سہن : لوگوں کی اکثریت دیہاتوں میں رہا کرتی تھی۔ دیہات خود کفیل ہوا کرتے تھے۔ صرف نمک دوسرے مقاموں سے درآمد کیا جاتا تھا۔ کسانوں کی ضروریات محدود تھیں۔ کسان اپنے کھیتوں میں گیہوں، جوار، باجرہ، ناچنی، مکئی، چاول وغیرہ کی فصلیں اُگایا کرتے تھے۔ روزمرہ کی غذا میں روٹی، پیاز، چٹنی اور خشک اشیا شامل ہوا کرتی تھیں۔ آپسی کاروبار میں اجناس کے تبادلے کا طریقہ رائج تھا۔ گاؤں میں گھر سادہ اور مٹی اینٹ سے بنائے جاتے تھے۔

شہروں میں ایک منزلہ اور دو منزلہ حویلیاں ہوا کرتی تھیں۔ امیروں کی غذا میں چاول، دال، چپاتی، سبزیاں، کھوپرا اور دودھ دہی سے تیار کی ہوئی اشیا شامل ہوا کرتی تھیں۔ دھوتی، کُرتا، انگرکھا اور پگڑی مردوں کے لباس ہوا کرتے تھے۔ عورتیں ساڑی چولی پہنا کرتی تھیں۔

تہوار اور تقریبات : لوگ گُڑی پاڑوا، ناگ پنچمی، بیل پولا، دسہرہ، دیوالی، مکر سکرانت، ہولی، عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ جیسے تہوار منایا کرتے تھے۔ پیشواؤں کے عہد میں گنیش اُتسو بڑے پیمانے پر منایا جاتا تھا۔ لوگ اسے اپنے گھروں میں مناتے تھے۔ چونکہ پیشوا خود گنیش بھکت تھے اس لیے اس تہوار کو اہمیت حاصل تھی۔ ہر سال بھادرپد چترتھی سے اننت چتردشی تک یہ تقریب جاری رہتی تھی۔

دسہرہ ساڑھے تین مہورتوں میں سے ایک ہونے کی وجہ سے لوگ اپنے اچھے کاموں کا آغاز دسہرہ ہی سے کرتے تھے۔ اسی دن اسلحہ اور ہتھیاروں کی پوجا کی جاتی تھی اور گاؤں کی سرحد

پار کی جاتی تھی۔ ایک دوسرے کو آپٹا کی پتیاں دی جاتی تھیں۔ دسہرے کے بعد مراٹھے مہم پر نکلتے تھے۔ دیوالی میں بلی پرتیپدا اور بھاؤ بیج خصوصی طور پر منائے جاتے تھے۔ دیہاتوں اور گاوؤں میں جاترائیں منعقد ہوتی تھیں جن میں کُشتیوں کے دنگل ہوا کرتے تھے۔ گُڑی پاڑوا کے دن گڑی (ایک لمبی لکڑی کو کپڑے سے لپیٹ کر اس پر آم کے مور سجا کر سال کے پہلے دن دروازے یا اونچی جگہ باندھتے تھے) بنا کر یہ تہوار منایا جاتا تھا۔ تہواروں کے موقع پر ناچ گانا، دف کی تان پر گیت اور کھیل تماشوں جیسے دل بہلاوے کے پروگرام ہوا کرتے تھے۔ تماشا (ناٹک / ڈراما) تفریح کی ایک مقبولِ عام قسم تھی۔

بیل پولا

تعلیم : اس زمانے میں مدرسوں اور پاٹھ شالاؤں پر مشتمل نظامِ تعلیم رائج تھا۔ لکھنے پڑھنے اور حساب کتاب کرنے کی تعلیم گھر ہی میں دی جاتی تھی۔ کاروبار اور عام معاملات لکھنے کے لیے موڑی رسم الخط کا استعمال ہوتا تھا۔

نقل و حمل : گھاٹ کے راستوں، سڑکوں اور ندیوں پر بنے پلوں کے ذریعے آمد و رفت ہوا کرتی تھی۔ اناج، کپڑے اور اجناس کی نقل و حمل کے لیے بیلوں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ ندی سے گزرنے کے لیے کشتیوں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ خطوط کی ترسیل کا کام اونٹ سواروں اور قاصدوں سے لیا جاتا تھا۔

کھیل کود : اس زمانے میں مختلف کھیل کھیلے جاتے تھے۔ کھیل تفریح اور دل بہلاوے کا ذریعہ تھے۔ کشتی اور فنِ حرب کے مقابلے مقبولِ عام کھیل تھے۔ ڈنڈ بیٹھک، مل کھامب، پہلوانی،

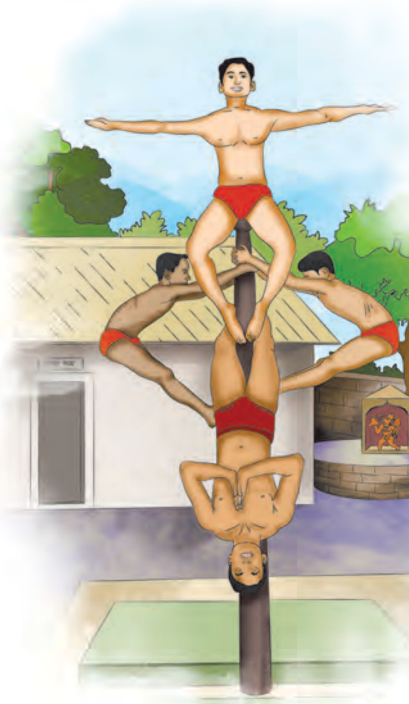

مل کھامب

کشتی، لاٹھی، ڈنڈ پٹّا، علم برداری وغیرہ کھیل کھیلے جاتے تھے۔ 'ہوتو تو' (کبڈی) اور کھو کھو جیسے میدانی کھیلوں کے علاوہ چوسر، گنجفہ اور شطرنج جیسے بیٹھ کر کھیلے جانے والے کھیل بھی مقبولِ عام تھے۔

مذاہب اور نظریات : اس زمانے میں ہندو دھرم اور اسلام یہ دو اہم مذاہب تھے۔ شیواجی مہاراج کا مذہبی طرزِ عمل فراخ دلانہ تھا۔ اس زمانے میں ایک عام نظریہ تھا کہ ہر شخص کو اپنے مذہب پر عمل کرنا چاہیے اور دوسروں پر اپنا مذہب تھوپنے کی سختی نہیں کرنا چاہیے۔ پاٹھ شالاؤں، مندروں، دینی مدرسوں اور مسجدوں کو حکومت کی جانب سے عطیے دیے جاتے تھے۔ دونوں مذاہب کے ماننے والے ایک دوسرے کے تہواروں میں شریک ہوتے تھے۔ وارکری، مہانو بھاؤ، دتّ، ناتھ، رام داسی جیسے فرقے سماج میں رائج تھے۔

عورتوں کی زندگی : اس زمانے میں عورتوں کو محنت کشی کی زندگی گزارنی پڑتی تھی۔ ان کی دنیا میکہ اور سسرال تک ہی محدود ہوا کرتی تھی۔ عورتوں کی تعلیم پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی تھی۔ کچھ مستثنیٰ عورتوں نے حرف شناسی، حکومتی انتظام اور جنگی مہارتوں میں ترقی حاصل کی تھی جن میں ویر ماتا جیجابائی، یسوبائی، مہارانی تارابائی، اوما بائی دابھاڑے، گوپیکا بائی، پنیہ شلوک، اہلیا بائی

شامل تھیں۔ لڑکپن میں شادی (بال وِواہ)، بے جوڑ شادی، بیوگی، مونڈن (سر کے بال مونڈنے کی رسم)، ستی، کثیر الازدواجی (ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے) جیسی کئی رسوم رائج تھیں۔ ان رسوم نے عورتوں کی زندگی کو جکڑ رکھا تھا۔ مجموعی طور پر ان کی زندگی اجیرن تھی۔

۱۶۳۰ء سے ۱۸۱۰ء تک ان پونے دوسو برسوں پر محیط عرصے کو عام طور پر مراٹھا شاہی کہا جاتا ہے۔ اس دور کے مختلف فنون کا مختصر جائزہ لیں گے۔

فنِ تعمیر : شیواجی مہاراج کے عہد میں قصبہ گنپتی مندر کی ازسرِنو تعمیر، لال محل کی تعمیر، قلعہ رائے گڑھ اور راج گڑھ کی تعمیر، بحری قلعوں کی تعمیر کا ذکر ملتا ہے۔ ہیروجی اِندولکر اس زمانے کا مشہور ماہرِ تعمیرات تھا۔ گاؤں بساتے وقت جہاں تک ممکن ہوتا راستے زاویۂ قائمہ میں بنائے جاتے۔ کنارے پر پتھروں کا تعمیراتی کام ہوتا۔ ندی کے کنارے گھاٹ کی تعمیر ہوتی۔ پیشواؤں کے دور میں بیجاپور اور احمد نگر جیسا پینے کے پانی کا انتظام پونہ شہر میں بھی کیا گیا تھا۔ پیشواؤں نے زیرِ زمین نل، چھوٹے چھوٹے بند، باغیچے، حوض اور فوارے وغیرہ تعمیر کیے۔ پونہ شہر سے نزدیک ہڑپسر کے علاقے دِوے گھاٹ میں مستانی تالاب فنِ تعمیر کے لحاظ سے کافی اہم ہے۔

پونہ کا شنی وار واڑا، وِشرام باغ واڑا، ناشک کا سرکار واڑا، کوپرگاؤں کا رگھوناتھ پیشوا کا واڑا، ستارا کے چھترپتیوں کے واڑے، ان کے علاوہ وائی، مین ولی، ٹوکے، شری گوندے، پنڈھرپور وغیرہ کے پرانے واڑے عہدِ وسطیٰ کی ثقافت کی علامت ہیں۔

باڑوں کی تعمیر میں کچی اور پکی اینٹوں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ لکڑی کے کھمبے، شہتیر، تختے، تراشے ہوئے پتھر، کمانیں، عمدگی سے آمیز کیا ہوا چونا، نالی دار کویلو کی چھت، کیچڑ اور بانس کا استعمال ان تعمیرات میں ہوتا تھا۔ باڑوں کی سجاوٹ اور آرائش کے لیے تصویرکشی، رنگ آمیزی، لکڑی کی نقاشی اور آئینوں کا استعمال کیا جاتا تھا۔

منادر : شیواجی مہاراج کے عہد کے منادر یادوی عہد کے ہیماڈ پنتی طرز کے ہیں۔ کولھاپور کے امبابائی مندر کا شکھر (کلس)، جیوتی با کے پہاڑوں پر مندر، شکھر شنگنا پور کا شمبھو مہادیو، ویرول کے گھرش نیشور کے مندر فنِ تعمیر کا عمدہ نمونہ ہیں۔

پرتاپ گڑھ پر بھوانی دیوی کا مندر اور گوا میں سپت کوٹیشور کا مندر شیواجی مہاراج نے تعمیر کیے۔ پیشواؤں کے دَور میں ناشک میں کالا رام کا مندر، ترمبکیشور کا شیومندر، گوداوری - پرورا ندیوں کے سنگم پر واقع کائے گاؤں اور ٹوکے میں شیومندر، نیواسے میں موہنی راج مندر تعمیر کیے گئے۔

گھرش نیشور مندر

گھاٹ : ندی یا ندیوں کے سنگم پر تراشیدہ پتھروں سے تعمیر کردہ گھاٹ مراٹھا شاہی عہد کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ اس عہد کے سب سے زیادہ قابلِ دید گھاٹوں میں گوداوری اور پرورا ندیوں کے سنگم پر ٹوکے گھاٹ ہے۔

پختہ تعمیر کی ہوئی سیڑھیوں کی قطاریں مقررہ فاصلے پر ایک سیڑھی آگے کی جانب نکالی ہوئی ہوتی تھیں جس کی وجہ سے پورے گھاٹ کا حسن کھل کر سامنے آتا تھا۔ پانی کے بہاؤ کے ساتھ گھاٹ خستہ نہ ہوجائے اس لیے متعینہ فاصلے پر بڑی بڑی برجیاں تعمیر کی جاتی تھیں۔

فنِ مصوری : پیشوائی دور میں شنیوار واڑے کی دیواروں پر بنائی گئی تصویریں بڑی اہم ہیں۔ اسی دور میں راگھو، تاناجی، انوپ راؤ، شیورام، مانکوجی جیسے اہم مصوّر ہوگزرے ہیں۔ سوائی مادھو راؤ پیشوا کے عہد میں گنگا رام تامبٹ ایک نامور مصوّر تھا۔ پیشواؤں نے فنِ مصوری کی حوصلہ افزائی کی۔ پیشواؤں کے عہد میں پونہ، ستارا، مینولی، ناشک، چاندوَڑ اور نپانی کے علاقوں میں

باڑوں کی دیواروں پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ پانڈیشور، مورگاؤں، پال، بینوڑی، پونہ کے نزدیک پاشان وغیرہ جیسے مقامات کے مندروں کی دیواروں پر تصویریں تھیں۔ اس زمانے میں تصاویر کے موضوعات دس اوتار، گنپتی، شنکر، رام، پنچایتن اور وِدَربھ کے جاموَد کے جین مندر میں جن سوانح، پرانوں کی کہانیاں وغیرہ ہوا کرتے تھے۔ رامائن، مہابھارت، تہوار وتقریب پر مبنی تصویریں ہوتی تھیں۔ پوتھیوں پر کی تصویریں، چھوٹی تصویریں، شخصی تصویریں اور واقعات پر مبنی تصویریں بھی ہوتی تھیں۔

سنگ تراشی : شیواجی مہاراج کے عہد میں شیواجی مہاراج کے کرناٹک حملے کے وقت ملّما دیسائی سے ملاقات کے مجسّمے بھلیشور مندر کی سنگ تراشی، شخصی مجسّمے، جانوروں کے مجسّمے (مثلاً ہاتھی، مور، بندر) ٹوکے کے مندر کے مجسّمے اور اس کے باہری حصوں کی سنگ تراشی، پونہ کا تِری شُنڈ گنپتی مندر، مدھیہ پردیش میں اہلیا بائی ہولکر کی چھتری، نیواسے میں موہنی راج مندر کی فنِ سنگ تراشی اہم ہے۔

دھاتی مجسّمے : پیشواؤں نے پونہ کے پروتی کے مندر میں پاروتی اور گنپتی کی مورتیاں پوجا کے لیے تیار کروائی تھیں۔ اسی کے ساتھ لکڑی کی نقاشی والے مجسّمے بھی تیار کروائے جاتے تھے۔

ادب : سنتوں کا ادب، پرانوں کی داستانیں، تنقیدی ادب، شعر، ابھنگ، کتابیں، شعری داستانیں، سوانحی کہانیاں، سنتوں کی سوانح، شاعری، آرتیاں، پواڑے، بکھر، تاریخی خطوط وغیرہ اس زمانے کے ادب کا اہم حصّہ ہوا کرتے تھے۔

فنِ ڈراما / ناٹک : جنوبی بھارت کے تنجاور میں سترھویں صدی کے اواخر سے مراٹھی ناٹکوں کا آغاز ہو چکا تھا۔ شرپھوجی راجا نے اس فن کی حوصلہ افزائی کی۔ ان ناٹکوں میں گانے اور رقص کی بڑی اہمیت ہوتی تھی۔

اب تک ہم نے عہدِ وسطیٰ کا جائزہ لیا ہے۔ مراٹھوں کے عروج اور ان کی حکومت کی توسیع کا مطالعہ کیا ہے۔ اگلے برس ہم جدید عہد کا مطالعہ کریں گے۔

مشق

(۱) مندرجہ ذیل خاکہ مکمل کیجیے:

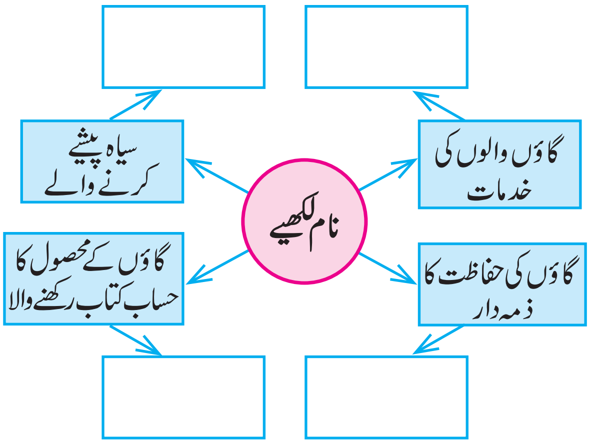

(۲) سماج میں کون سی غلط رسوم رائج ہیں؟ انھیں ختم کرنے کے لیے تدبیریں تجویز کیجیے۔

(۳) آپ کے آس پاس جو تہوار اور تقریبات منائے جاتے ہیں ان کے بارے میں تفصیلی نوٹ لکھیے۔

(۴) مندرجہ ذیل نکات کی مدد سے شیواجی مہاراج کے عہد کی سماجی زندگی اور موجودہ سماجی زندگی کا موازنہ کیجیے۔

نمبر شمار	نکات	شیواجی کے عہد میں سماجی زندگی	موجودہ سماجی زندگی
۱۔	معاملات	....	....
۲۔	گھر	....	سیمنٹ سے تعمیر کردہ پختہ، کانکریٹ کے کثیر منزلہ مکانات
۳۔	آمدورفت	....	بس، ریلوے، ہوائی جہاز
۴۔	تفریح	....	....
۵۔	رسم الخط	....	....

سرگرمی :
اپنے ملک کی باصلاحیت خواتین کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور اپنی جماعت میں پڑھ کر سنائیے۔ مثلاً پی۔ وی۔ سندھو، ساکشی ملک، ثانیہ مرزا وغیرہ۔

***